Department of Islamic Studies. Date: 29/04/2021. Paper-MIS- 103
M.A. Islamic Studies. Semester -1 Time : 11 to 12
Topic: Origin and Development of Ilm e Tafsif.
Mohd Akram Raza

علم تفسیر اور اصول تفسیر کا آغاز وارتقاء

تفسیر قرآن مجید کا آغاز نبی اکرم ﷺ کی ذات سے ہوا۔ آپ ﷺ سب سے پہلے مفسر ہیں۔ جس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ مثلاً ایک روایت میں ہے۔:

"عن عامر یقول سمعت رسول اللہ ﷺ وھو علی المنبر یقول "وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ"[1] ألاإن القوۃ الرمی ألاإن القوۃ الرمی ألاإن القوۃ الرمی"[2]

"عامرؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ "وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ" قوت سے مراد رمی ہے، قوت سے مراد رمی ہے۔"

آیت کریمہ میں قوت کی وضاحت نبی اکرم ﷺ نے رمی یعنی دور سے پھینکنے سے فرمائی جس سے تیر، گولی اور میزائل وغیرہ مراد لیے جا سکتے ہیں۔ اس طرح کی سینکڑوں مثالوں سے حدیث اور تفسیر کا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔[3] عہد رسالت کے بعد صحابہ کرامؓ سے متعدد تفسیری روایات منقول ہیں۔ صحابہ کرامؓ میں اکثر تفسیری اقوال خلفاء راشدین، عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، زید بن ثابتؓ، ابو موسی الاشعریؓ، ابی بن کعبؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ سے منقول ہیں۔ دیگر صحابہؓ ابو ھریرۃؓ، جابر بن عبداللہؓ، انس بن مالکؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے بھی تفسیری اقوال منقول ہیں لیکن وہ بہت قلیل ہیں۔[4] صحابہ کرامؓ کا تعامل تفسیر قرآن کے بارے میں بہت احتیاط والا تھا۔

صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین کا دور تفسیر کے حوالہ سے درخشاں ستارے کی مانند ہے۔ تابعین میں نامور مفسرین مجاہد بن عطاء ابی رباح، عکرمہ، سعید بن جبیر، حسن بصری، ابو العالیہ ضحاک اور قتادہ ہیں۔ سب سے پہلے اس فن کی ابتداء جناب سعید بن جبیر نے کی۔ عبدالملک بن مروان نے ان سے تفسیر لکھنے کی درخواست کی جس پر انہوں نے ایک تفسیر لکھ کر عبدالملک بن مروان کو پیش کی۔ عطاء بن دینار کے نام سے مشہور تفسیر دراصل یہی تفسیر ہے۔[5]

دورِ تابعین کے بعد تفسیر میں باقاعدہ تدوین کا دور شروع ہوتا ہے جو تیسری صدی ہجری سے آٹھویں صدی ہجری تک کا وسیع زمانہ ہے۔ اس دور میں علم تفسیر ایک جداگانہ فن کے طور پر ابھر کر سامنے آیا۔ اس زمانے کی مشہور تفاسیر میں تفسیر طبری، قرطبیؒ، ابن کثیر وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔ اس دور میں تمام تفسیری روایات سند کے ساتھ ذکر کی جاتیں تھیں۔

اس دور کے بعد، جس کو عصر تدوین کے بعد کا دور کہا جا سکتا ہے، تفاسیر کو نقل سے ہٹ کر عقلی دلائل اور دوسرے فنی علوم صرف و نحو اور عربیت وغیرہ کی بنیاد پر بھی لکھا جانے لگا، جس میں ابتدائی دور کی تفاسیر البحر المحیط اور مفاتیح الغیب وغیرہ اپنی مثال آپ ہیں۔ اب تفسیر کے میادین بہت پھیل گئے اور فقہی، کلامی، ادبی، تاریخی، نحوی اور کلامی وغیرہ رجحانات کی تفاسیر لکھی جانے لگیں۔ یہی وہ دور ہے کہ علم تفسیر عرب سے عجم میں پہنچا اور بالخصوص برصغیر پاک و ہند میں تفسیری کام کی ابتداء ہوئی۔ اگرچہ ابتدائی مساعی عربی زبان میں ہی تھیں مگر شاہ ولی اللہؒ کے زمانے یعنی بارہویں صدی ہجری سے فارسی اور اردو میں بھی تفسیری کام کا آغاز ہو گیا جس سے ایک بے پایاں ذخیرہ تفسیر وجود میں آیا۔